نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو کہ قرآں میں آیا ہے لا تقنطوا۔

پندرہ روزہ
THE MESSENGER
پیغامبر
اسکاربرو کینیڈا
مدیر سہیل اختر
۲۱ دسمبر ۱۹۸۳ء

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں اُن کا احترام آپ پر فرض ہے، لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں اُن کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

راولاکوٹ میں لانگ مارچ کے موقع پر پولیس اور مشتعل مظاہرین میں زبردست تصادم

... سردار سکندر حیات ... اور کئی دوسرے کشمیری رہنماؤں و کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا

شیخ منظر مسعود

اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاری سے پورے آزاد کشمیر میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی

جمہوریت کی بحالی اور آئین کے تحت عام انتخابات کے انعقاد کے مطالبات کے لئے آزاد کشمیر پیپلز پارٹی کی طرف سے راولاکوٹ سے جس لانگ مارچ کا اعلان کیا گیا تھا اس کے شرکاء نے اپنا پہلا پڑاؤ ٹوپی جہاں ڈالا اور ...

مظفر آباد: پیپلز پارٹی ضلع مظفر آباد کے سینئر نائب صدر منظور حسین شاہ نے کہا ہے کہ بحالی جمہوریت کے لئے راولاکوٹ کے لانگ مارچ میں شرکت کے لئے مظفر آباد سے پیپلز پارٹی کے پانچ ...

باغ: آزاد کشمیر کے دوسرے علاقوں کی طرح تحصیل باغ میں بھی پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کو گرفتار کرنے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے نائب صدر اور سابق وزیر تعلیم سردار محمد یوسف خان اور پیپلز پارٹی باغ کے بزرگ رہنما سردار محمد اسلم ... کو گرفتار کرکے نامعلوم جگہ پہنچا دیا گیا ہے۔ ...



مس بے نظیر بھٹو کی ایک تازہ تصویر، وہ آجکل ۷۰ کلفٹن کراچی میں اپنی رہائش گاہ پر نظر بند ہیں

گورنر پنجاب کے حکم پر اسیر وکلاء کو رہا کردیا گیا

رہائی پانے والوں میں اعتزاز احسن اور آصف فصیح الدین وردگ شامل ہیں

لاہور: گورنر پنجاب نے وکلاء کی رہائی کا حکم دیا ہے تاکہ وہ پنجاب بار کونسل کے انتخابات میں اپنا حق رائے دہی استعمال کرسکیں۔ جن وکلاء کو رہا کر دیا گیا ہے ان میں لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر سید افضل حیدر ...

... وکلاء کے نام یہ ہیں میاں بشیر ظفر، مسٹر اقبال چیمہ، مسٹر لطیف ... مسٹر ریاست حسین، مسٹر طارق محمود، رانا اعجاز احمد، مسٹر مسعود احسان فریدی، مسٹر نعیم کشمیری، مسٹر محمد اعظم خان، مسٹر اسد علی خان، مسٹر ذوالفقار علی۔

مسٹر قطب الدین علی امام، ... ممتاز کنول ... چیمہ، مسٹر غلام حسین، مسٹر اسد اللہ باجوہ ... مسٹر گل محمد گھمن اور مسٹر خالد لطیف کاردار۔

لاہور ہائیکورٹ کا حکم: لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن نے حکومت پنجاب اور پنجاب بار کونسل کے انتخابات میں ریٹرننگ افسر شیخ ریاض احمد کو ہدایت کی ہے کہ وہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں نظر بند گرفتار وکلاء کو پنجاب بار کونسل کے انتخابات میں ووٹ ڈلوانے کے لئے انتظامات کریں۔ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ لاہور بار ایسوسی ایشن کے سیکریٹری اور پنجاب کونسل کے انتخابات میں لاہور کی نشست کے امیدوار مسٹر بشیر اے مجاہد کی طرف سے دائر کردہ اس رٹ درخواست پر کیا ہے جس میں عدالت عالیہ سے استدعا کی گئی تھی کہ پنجاب بار کونسل کے انتخابات میں ووٹ ڈالنے والے بے شمار وکلاء پنجاب کی مختلف جیلوں میں نظر بند اور مقید ہیں۔ ایسا کوئی قانون موجود نہیں جس کی بناء پر ان وکلاء کو حق رائے دہی سے محروم کردیا جائے۔

مختلف ممالک کی جانب سے پاکستان کو اسکریپ بھیجنے کی پیشکش

راولپنڈی: برطانیہ درآمد جاپانی کاروں کو استعمال کے بعد دوبارہ کارآمد بنا کر پاکستان کو برآمد کرنا چاہتا ہے۔ ان ری کنڈیشنڈ جاپانی کاروں کو پاکستان بھیجا جائے گا۔ اس ضمن میں پاکستان کے درآمد و برآمد کے فروغ کے ادارے سے برطانوی کمپنیوں نے رجوع کیا اور کہا ہے کہ وہ ری کنڈیشنڈ جاپانی کاریں پاکستان کو برآمد کرنا چاہتی ہیں۔ ان کاروں کے علاوہ برطانیہ اپنے استعمال کے بعد دوبارہ کارآمد بنائے گئے زرعی ٹریکٹر بھی پاکستان کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ ایسی کاروں اور ٹریکٹروں کے پرزے بھی برطانیہ پاکستان کو دے گا۔ تائیوان بجلی کے بلب اور دوسٹ ... کو برآمد کرنا چاہتا ہے۔ ہانگ کانگ کی خواہش ہے کہ وہ ہر قسم کی گھڑیاں، کشتی ... جہاز اور ان کے فاضل پرزے پاکستان کو درآمد کرے۔ پاکستان کی مختلف فرمیں ان پیشکشوں کا جائزہ لے رہی ہیں۔ راولپنڈی کے ایوان صنعت و تجارت نے پاکستانی فرموں کو یہ اطلاعات بھی دی ہیں کہ جاپان میں جوتوں کی تیاری کے لئے پاکستانی مال (چمڑے وغیرہ) کی بڑی مانگ ہے اور نائیجیریا پاکستان سے ملبوسات، طبی سامان، چمڑے کی اشیاء، سانپ کی کھال سے بنے ہوئے بیلٹ ...

حیدرآباد بم کیس کے ملزمان کو ۲۱ سال قید بامشقت کی سزا

حیدرآباد: حیدرآباد کی فوجی عدالت نمبر ۱۸ نے ... بم کیس کے سات ملزمان کو جرم ثابت ہونے پر مجموعی طور پر ۲۱ سال قید بامشقت اور ۵ ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ ان افراد کو گذشتہ جولائی میں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب وہ ایک ... میں رہ کر بڑی تعداد میں ...

ظہورِ قدسی

آپؐ ہی اوّل ہیں اور آپؐ ہی آخر ہیں

مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین لکھے جا چکے تھے جبکہ آدمؑ مٹی اور پانی کے درمیان تھے یعنی ابھی ان کا جسد خاکی تیار نہیں تھا۔ حضورؐ کا نور اللہ کریم کی سب سے پہلی تخلیق ہے۔ پھر آپؐ کے نور سے ساری کائنات بنائی گئی۔ تخلیقی اعتبار سے آپؐ اوّل اور بعثت کے لحاظ سے آپؐ آخر ہیں۔ تخلیقی اعتبار سے آپؐ باطن اور بعثت کے لحاظ سے آپؐ ظاہر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن عزیز کی اس آیت هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن کو آپؐ کی تعریف قرار دیا ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی ناموں میں ایک نام عاقب ہے اس کے معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ آپؐ کو سب سے آخر بھیجنے کا ایک سبب تو یہ تھا کہ آپؐ کے بعد انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اس طرح آپؐ خاتم النبیین ہوں گے اور پھر قیامت تک آپؐ کے بعد کوئی نبی دنیا میں نہیں آئے گا۔ قرآن مجید حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء کے بعد دنیا میں مزید نبیوں کے آنے کا ذکر تو ملتا ہے مگر کوئی آیت ایسی نہیں ملتی جس سے یہ ظاہر ہو کہ آپؐ کے بعد انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس قسم کا مفہوم کسی حدیث سے بھی ثابت نہیں۔ اس لئے یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ آپؐ پیغمبر آخر الزماں ہیں۔

اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار مشہور روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت سنائی۔ آپؐ پر ایمان لانے کی ہدایت کی اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ خود تمام انبیاء و رسل سے عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ پر ایمان لانے اور دین اسلام کی اشاعت کے لئے آپؐ کا مددگار بننے پر (میثاق) پکا عہد لیا جس کا ذکر پوری تفصیل کے ساتھ پارہ سوم کے آخری رکوع میں ہے۔ اسی میثاق ازلی کی عملی تصدیق حضرت عیسیٰؑ کریں گے۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قریب زمانہ میں اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے آپ اپنی شریعت اور اپنی کتاب انجیل کے مطابق نہ خود عمل کریں گے اور نہ لوگوں کو ایسا کرنے کے لئے کہیں گے آپ کا عمل کتاب و سنت کے مطابق ہوگا آپ حضورؐ کے نائب حضرت امام مہدی

کے پیچھے نمازیں ادا کریں گے اور دین اسلام کے پھیلانے میں ان کے مددگار ہوں گے۔ اس طرح میثاق ازلی کا ایک عملی ثبوت دنیا والوں کے سامنے آ جائے گا حضرت عیسیٰؑ کو اسی مقصد کی تکمیل کے لئے آسمانوں پر زندہ اٹھایا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی سے پونے چھ سو سال بعد جبکہ واقعہ اصحاب فیل کو پچاس سے کچھ اوپر دن گزرے تھے آپؐ کا وجود باجود نیلی آمنہ رضی اللہ عنہا سے منصۂ شہود پر ظاہر ہوا۔ آپؐ کی ولادت ۱۲ ربیع الاوّل پیر کے دن صبح صادق کے وقت عمل میں آئی۔ ولادت کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے عجیب و غریب مناظر قدرت ملاحظہ فرمائے۔ دنیا میں محیرالعقول واقعات کا ظہور ہوا۔ بحیرہ ساوا خشک ہو گیا۔ ایران کا ہزار سالہ آتش کدہ جس کی پوجا کی جاتی تھی سرد پڑ گیا۔ کسریٰ ایران کے محل کے چودہ کنگرے ٹوٹ کر گر پڑے شیطان سر پر خاک ڈالتا ہوا غاروں میں چھپتا پھرا۔ خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم کی طرف جھک کر سجدہ کیا اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر پتھر فضا میں بلند ہو کر ایک دوسرے سے ٹکرائے گویا کہ وہ آپؐ کی آمد پر خوشی کے شادیانے بجا رہے تھے۔

عرب کے قدیم دستور کے مطابق رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی پرورش قبیلہ بنی سعد میں ہوئی۔ یہ قبیلہ مکہ کے قریب ایک گاؤں میں آباد تھا۔ مکہ کے امیر گھرانے مکہ کے گرد و نواح کی بستیوں میں اپنے بچوں کی ابتدائی پرورش کے لئے وہاں کی اناؤں کے حوالے کر دیا کرتے تھے تاکہ وہ دیہات کی کھلی اور خوشگوار فضا میں پرورش پا کر تندرست ہو جائیں، اور فصیح عربی زبان سیکھیں۔ بنو سعد کی زبان تمام قبیلوں کی زبان کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں انا افصح العرب "میں عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں" فرمایا ہے۔ بنی سعد کی دایہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے دو سال تک دودھ پلانے کی غرض سے حضورؐ کو اپنے پاس رکھا پھر مکہ آ کر حضورؐ کو حضرت آمنہؓ کے حوالے کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب آپؐ کی ولادت سے چند ماہ قبل ہی فوت ہو چکے تھے۔ والدہ حضرت آمنہؓ مدینہ سے واپس لوٹتی ہوئیں اچانک انتقال کر گئیں۔ آپؐ کی کنیز حضرت ام ایمن جو اس سفر میں ہمراہ تھیں حضورؐ کو لے کر مکہ پہنچیں اور آپؐ کو حضرت عبدالمطلب کے حوالے کر دیا اس وقت آپؐ کی عمر ۶ سال تھی۔

۸ سال کے ہوئے تھے تو دادا بھی چل بسے۔ انہوں نے انتقال سے قبل آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب کو بلایا۔ ابو طالب حضرت عبداللہؓ کے سگے بھائی تھے حضرت عبدالمطلب نے حضورؐ کو ابو طالب کی تحویل میں دیتے ہوئے انہیں ہدایت کی کہ وہ آپؐ کا خاص خیال رکھیں۔ حضرت ابو طالب نے حضورؐ کو اپنی اولاد سے بڑھ کر عزیز رکھا اور ان کی دیکھ بھال میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ حضرت ابو طالب ایک مرتبہ تجارت کی غرض سے ایک قافلہ کے ساتھ شام گئے اور حضورؐ کے اصرار پر آپؐ کو بھی ساتھ لے لیا۔

بصرہ پہنچے تو اس قافلہ نے ایک گرجا میں قیام کیا۔ گرجا کے متولی بحیرہ راہب نے جب حضورؐ کو دیکھا تو وہ فوراً آپؐ کو پہچان گیا۔ اس نے تورات و انجیل میں پیغمبر آخر الزماںؐ کے بارے میں بہت کچھ پڑھا تھا۔ آسمانی کتابوں کے مطابق جب اس نے حضورؐ کو ان باتوں کے مطابق پایا تو ابو طالب سے ملاقات کر کے اس بات پر زور دیا کہ وہ آپؐ کو اپنے ساتھ شام نہ لے جائیں۔ یہودی آپؐ کے دشمن ہیں اگر انہوں نے تورات میں لکھی ہوئی علامتوں کے ذریعے سے آپؐ کو پہچان لیا تو وہ آپؐ کے درپے آزار ہو جائیں گے۔ ابو طالب نے بحیرہ راہب کی بات مان لی اور بصرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ واپس بھیج دیا۔ حضورؐ کا بچپن ایک مثالی بچپن تھا۔ آپؐ بچوں کی طرح لہو و لعب اور کھیل تماشے کی طرف کبھی راغب نہیں ہوئے۔ کبھی کسی بات پر ضد نہیں کی۔ کھانے کے وقت بڑے اطمینان و سکون کے ساتھ ایک جگہ تشریف رکھتے۔ کھانا آپؐ کے سامنے رکھ دیا جاتا آپؐ تناول فرما لیتے۔ برہنہ ہونا آپؐ نے کبھی پسند نہیں فرمایا۔ سن بلوغ کو پہنچے تو آپؐ نے تجارت شروع کر دی۔ حسن معاملہ اور حسن اخلاق کی وجہ سے قوم آپؐ کو امین و صادق کہنے لگی۔ مکہ کے لوگ آپؐ کے پاس امانتیں رکھواتے جنہیں آپؐ ان کے مانگنے پر جوں کا توں واپس فرماتے۔ آپؐ کی امانت و دیانت کا غلغلہ دور دور تک پہنچا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جو مکہ کی بہت بڑی تاجرہ تھیں۔ آپؐ کی امانت و صداقت سے اس حد تک متاثر ہوئیں کہ انہوں نے حضورؐ سے اپنا تجارتی مال فروخت کرنے کی درخواست کی اور دگنا معاوضہ دینے کا وعدہ کیا۔ حضورؐ راضی ہو گئے۔

ایک دفعہ آپؐ حضرت خدیجہؓ کا بہت سا مال لے کر شام تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی اس سفر میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ حضورؐ یہ مال فروخت کر کے بہت جلد واپس آ گئے۔ اس تجارت میں آپؐ نے نفع کثیر حاصل کیا۔ مکہ پہنچ کر آپؐ نے ساری کی ساری رقم حضرت خدیجہؓ کے حوالے کر دی۔ حضرت خدیجہؓ حضورؐ کے اس طرز عمل سے بے حد خوش ہوئیں ساتھ ہی ان کے غلام میسرہ نے ان عجیب و غریب واقعات کا ذکر کیا جو اس نے حضورؐ کے متعلق سفر کے دوران دیکھے تھے۔ حضرت خدیجہؓ اپنے غلام سے حضورؐ کے فضائل و کمالات کو سن کر اس حد تک متاثر ہوئیں کہ کچھ دنوں کے بعد اپنی کنیز کے ذریعے سے حضورؐ سے نکاح کی درخواست کی۔

حضرت خدیجہؓ اپنی پاکدامنی کی وجہ سے مکہ میں طاہرہ کے نام سے یاد کی جاتی تھیں۔ وہ ایک بیوہ خاتون تھیں ان کی عمر چالیس سال کی تھی اور حضورؐ کی عمر ابھی صرف ۲۵ سال تھی۔ حضورؐ نے حضرت خدیجہؓ کی درخواست نکاح کا ذکر اپنے چچا حضرت ابو طالب سے کیا، انہوں نے جب خاندان والوں سے اس کا تذکرہ کیا تو سب راضی ہو گئے۔ نکاح کی تاریخ مقرر ہو گئی اور دن کا تعین کر دیا گیا۔ نکاح کا خطبہ خود ابو طالب نے پڑھا۔ نکاح کے بعد حضرت خدیجہؓ نے اپنے مال و متاع کا حضورؐ کو مالک و مختار بنا دیا۔ آپؐ نے آہستہ آہستہ خیرات کر دیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کے مال کی وجہ سے آپؐ غنی اور مالدار ہو گئے اور اسی طرف قرآن مجید کی یہ آیت وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ واضح اشارہ کر رہی ہے۔ آیت کا ترجمہ ہے اور جب آپؐ کو فرزند پایا تو آپؐ کو غنی کر دیا۔ اس آیت سے یہ مفہوم اخذ کرنا درست نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی تھا تو حضورؐ نے رفتہ رفتہ وہ سارا مال خیرات کیوں کر دیا۔ پھر کیا آپؐ مالدار رہے؟ حضورؐ کی ایک حدیث ہے آپؐ فرماتے ہیں اللهم اجعل رزق آل محمد قوتًا یا اللہ آل محمد کا رزق قوت بنا دے۔ قوت اس رزق کو کہتے ہیں جو صرف ایک وقت کا ہو اور دوسرے وقت کی فکر دامن گیر رہے۔ رزق قوت کا طلبگار غنی و دولت جمع نہیں کر سکتا۔ بلکہ جو مال ملتا ہے فی سبیل اللہ خرچ کر دیتا ہے۔

زمانہ بعثت جوں جوں قریب آتا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلوت پسند ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے تنہائی کے لئے غار حرا کو پسند فرمایا۔ آپؐ ستو اور پانی لے کر غار حرا میں تشریف لے جاتے تھے۔ کئی کئی ہفتے یہاں عبادت میں مصروف رہتے۔ علمائے اسلام فرماتے ہیں کہ نزول احکام الٰہی سے قبل آپؐ کی عبادت یہ تھی کہ آپؐ تخلیق کائنات پر تفکر و تدبر فرماتے تھے اور قوم کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچ بچار کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جبکہ آپؐ کی عمر چالیس برس کی ہو چکی تھی اور آپؐ حسب معمول غار حرا میں مصروف عبادت تھے کہ حضرت جبرئیل امین وحی لے کر حاضر خدمت ہوئے اور سورۂ علق کی ابتدائی چند آیتیں آپؐ پر نازل کیں۔ آیات کا ترجمہ یہ ہے "پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھئے آپ کا پروردگار بڑی عزت والا ہے جس نے علم قلم کے ذریعے سے سکھایا اور انسان کو وہ کچھ تعلیم کیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

ان آیات کے نزول کے ساتھ آپؐ کو نبوت ظاہری سے سرفراز فرمایا گیا ورنہ ایک حدیث کی رو سے آپؐ تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھے جا چکے تھے جبکہ آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے یعنی ابھی آپؐ کے جسم خاکی کا خمیر تک گوندھا نہیں گیا تھا۔ اس پر اتفاق ہے کہ پہلی وحی دوشنبہ کے دن نازل ہوئی تھی لیکن اس میں اختلاف ہے کہ پہلی وحی کے نزول کے وقت مہینہ کونسا تھا اور تاریخ کیا تھی ابو طالب خیری کا کہنا ہے رمضان المبارک کی اٹھارہویں تاریخ تھی۔ دوسرے مؤرخین کہتے ہیں کہ رمضان کی انیسویں تاریخ تھی۔

بعثت سے قبل کے غیر معمولی آثار اور بشارتیں سے آپؐ کی عظمت اور آپؐ کی شان رسالت کا پتہ چلتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو چیز از قسم وحی سب سے پہلے آپؐ پر ظاہر ہوئی وہ سچا خواب تھا جو صبح صادق کی طرح نمودار ہو جاتا تھا یعنی جو کچھ آپؐ خواب میں دیکھتے وہ صحیح ہوتے ہی عملی طور پر واقع ہو جاتا تھا۔ آپؐ جب کسی درخت یا پتھر کے قریب سے گزرتے تو وہ سلام کرتے۔ اس وقت آپؐ دائیں بائیں پلٹ کر دیکھتے مگر کسی انسان کو نہ پاتے۔ آپؐ کے بارے میں مختلف قوموں کی بشارتیں تھیں کہ ایک نبی آنے والے ہیں، جملہ امتوں کے علماء انہیں آپؐ کے مبعوث ہونے کی خبر دے چکے تھے۔

کامل ابن اثیر جلد دوم مطبوعہ دائرۃ معین المعارف کے صفحہ ۵۷ پر ہے "عامر بن ربیعہ نے زید عمرو بن نفیل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ایک نبی کے آنے کے منتظر ہیں وہ خاندان عبدالمطلب سے ہوں گے۔ مجھے یقین نہیں کہ میں ان کا زمانہ پا سکوں گا مگر میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور تصدیق کرتا اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں اے عامر اگر تو ان کا زمانہ پائے تو میرا اسلام ان سے عرض کرنا۔ میں تمہیں ان کی خوبیوں کی خبر دیتا ہوں تاکہ تو انہیں آسانی سے شناخت کر سکے وہ نہ زیادہ لانبے قد کے ہوں گے اور نہ زیادہ ٹھگنے۔ ان کے بال زیادہ گھنے نہیں ہوں گے، ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخی نظر آئے گی۔ ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ ان کا اسم مبارک احمد ہوگا، وہ مکہ میں پیدا ہوں گے وہ جو دین لے کر آئیں گے ان کی قوم اسے پسند نہیں کرے گی اور انہیں مکہ سے نکال دے گی۔ وہ یثرب ہجرت کر جائیں گے یہاں انہیں کامیابی حاصل ہوگی۔ خبردار ان کے بارے میں دھوکہ میں نہ رہنا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں چند شہروں میں گھوم پھر چکا ہوں، میں نے جس یہودی، جس عیسائی اور جس پارسی سے اس دین کے بارے میں دریافت کیا اس نے یہی کہا کہ یہ دین تیرے بعد آنے والا ہے۔ سب لوگ اس نبی کی تعریف میں وہ صفات بیان کرتے ہیں جو میں نے تیرے سامنے ظاہر کر دی ہیں۔ یہودیوں، عیسائیوں اور پارسیوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اس نبی کے سوا اب کوئی اور نبی باقی نہیں رہا۔"

نعت

آؤ اُس کا ذکر کریں جو نور بھی ہے تنویر بھی ہے
عرش کی عظمت جس کے دم سے فرش کی جو توقیر بھی ہے

سرورِ دیں نے آ کے جہاں میں سارے بتوں کو توڑ دیا
ایک ہی تخریب جہاں کی سب سے بڑی تعمیر بھی ہے

امن و سکوں انصاف کے یارو جتنے خواب اور خواہش ہیں
حکم نبیؐ پر چلنا ہی ان خوابوں کی تعبیر بھی ہے

طرزِ سیاست حکم معیشت حسن ثقافت جس نے دیا
اجر و سزا کے پیمانے بھی مجرم کی تعزیر بھی ہے

قوم کے ہر ہر فرد کی یارو اس کی سیرت راہنما
فرد کے ہر ہر فعل کی خاطر قول بھی ہے تحریر بھی ہے

دین میں ہم اور کسی سے طور طریقہ کیوں مانگیں
دینِ محمدؐ ہر مشکل کے حل کی یہ تدبیر بھی ہے

علم و فضل کے درس یہاں ہیں فکر و عمل کی راہیں ہیں
شاہِ اممؐ کے دین میں الفت کی تعمیر بھی ہے

راہِ خدا میں جہدِ مسلسل مشکل ہے آسان نہیں
اور دین کی شرطیں بھی ہیں تیر و سناں شمشیر بھی ہے

تائب ہونا نادم ہونا سارے زبانی دعوے ہیں
قول و عمل میں فرق ہے کتنا تو یہ بھی تقصیر بھی ہے

سید غضنفر اقبال تائب

ہمارے نبیؐ نے فرمایا

"شداد بن اوسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس سے محاسبہ کیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کئے اور عاجز (بے ہمت) وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا تابع کر دیا اور اللہ سے فضل و کرم کی امیدیں باندھ لیں۔" (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب استحباب المال)

پیغامبر
The Messenger
FORTNIGHTLY INDO-PAK NEWSPAPER
جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن ؁ کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بڑی طاقتوں کی ذمہ داری

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر پریز ڈی کوئیار نے کہا ہے کہ مسئلہ افغانستان کے تصفیہ کے لیے ایک جامع مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ اور اس کی بنیاد پر گفت و شنید کو آگے بڑھایا جائے گا۔ تاہم یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں۔ مشرق و مغرب کی آویزش اور روس و امریکہ کی خوفناک رقابت اس سلسلے میں مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان اور افغانستان کی باہمی کوششیں بھی مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

مسئلہ افغانستان کے سلسلے میں عالمی ادارے کے اعلیٰ ترین افسر کے یہ خیالات خوش آئند ہیں، کہ ایک جامع مسودہ کے ذریعے اس پیچیدہ معاملے کی جانب پیش رفت ہو رہی ہے۔ پاکستان اور افغانستان دونوں اس تنازعہ کے حل کے خواہشمند ہیں۔ لیکن دونوں سپر طاقتوں کی باہمی کشمکش اور رقابت تصفیہ کی راہ میں اصل رکاوٹ ہے۔ دونوں بڑی طاقتوں کے طرزِ عمل کے سامنے چھوٹے ملکوں کی باہمی کوششیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس لئے افغانستان کا مسئلہ مشرق و مغرب کی اس آویزش اور چپقلش کی زد میں آ چکا ہے۔ اس تنازعہ کا حل اس وقت تک ممکن نہیں جب تک دونوں بڑی طاقتیں محاذ آرائی اور تصادم کی روش ترک کرنے کا عزم نہ کریں۔

پاکستان کئی بار اس تاثر کو غلط قرار دے چکا ہے کہ مسئلہ افغانستان کے ضمن میں اس پر امریکہ کا دباؤ ہے۔ اگرچہ پاکستان کا مؤقف، سوچ اور پالیسی قطعی طور پر آزاد ہے۔ لیکن وہ بڑی طاقتوں کے تعلقات اور اُتار چڑھاؤ کی لہروں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے مسئلہ افغانستان کی کنجی افغانستان کے پاس نہیں بلکہ امریکہ اور روس کے پاس ہے۔ اگر دونوں بڑی طاقتیں اپنی قومی مصلحتوں پر مسئلہ افغانستان کو فوقیت دیں تو پوری دنیا محاذ آرائی اور رقابت کی آگ سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔

اب مسئلہ افغانستان کو ایک المیہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ افغانستان کے چالیس لاکھ سے زیادہ باشندے بے گھر ہو چکے ہیں۔ ہزاروں افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ افغانستان اور گرد و نواح کا پورا خطہ امن و سکون سے محروم ہو چکا ہے۔ تنہا پاکستان ۲۵ لاکھ افغان مہاجرین کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ جہاں تک حکومت پاکستان کا تعلق ہے گزشتہ چار سال کے دوران پاکستان نے بین الاقوامی سطح پر تنازعہ افغانستان طے کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لیکن باہمی کوششوں کے دوران ببرک کارمل کی حکومت نے کبھی دستِ تعاون نہیں بڑھایا۔ ان حالات میں بڑی طاقتوں کا فرض ہے کہ اقوام متحدہ کے مسودے کا احترام کریں۔ تاکہ اقوام متحدہ کی کوششوں سے تصفیہ افغانستان کی پیدا ہونے والی صورت حال بار آور ہو سکے۔

سچی باتیں

(از مولانا عبد الماجد دریابادی مرحوم)

لندن سے وسط نومبر کی چلی ہوئی اطلاع ہے کہ ادھر فضا سے جو غیر معمولی بیانی اشارے موصول ہو رہے تھے، ان سے اب جا کر اہل سائنس اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ فضا میں کروڑہا کروڑ منور تاروں کے علاوہ اتنے ہی غیر منور تارے بھی موجود ہیں تحقیق کا سلسلہ ۱۹۳۲ء سے جاری تھا، لیکن جہاں سے یہ اشارے موصول ہو رہے تھے، وہاں کوئی جرم فلکی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اب ڈیڑھ سال کے مسلسل تجربوں سے ظاہر ہوا کہ وہاں تارے تو ہیں لیکن محض ریڈیائی یا غیر منور اور اس لیے دوربینوں کے لیے مخفی اور غیر مرئی۔ اب ماہرین کا اندازہ ہے کہ فضا میں روشن ستاروں کی تعداد

۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ (ایک کھرب)

ہے اور غیر روشن ستاروں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے! ـــــ لیجیے یہ غیر روشن ستارے دس بیس سو پچاس، ہزار دو ہزار بھی نہیں کروڑوں سے گزر کر اربوں کی تعداد میں موجود اور دنیا کے بڑے سے بڑے منجموں اور رصد خانوں کو اتنی بڑی بڑی دوربینوں کے باوجود اب تک ان کے وجود ہی کا پتہ نہ چلا، اور پتا چلا تو اب ۱۹۵۰ء کی آخری سہ ماہی میں۔ یہی وہ سائنس ہے جس کے ہر حکم کو آپ قطعی سمجھے ہوئے اور اسی کو آپ حقائق کے اقرار و انکار کا معیار قرار دیئے ہوئے ہیں؟

ذکر فلسفہ اور اس کی تھیوریوں کا نہیں، اس کا نظری، قیاسی، ظنی ہونا تو آپ کو خود ہی تسلیم ہے اور اس کے نظریات کے باہمی تصادم و تضاد کا تماشہ تو دنیا شروع سے اب تک دیکھتی ہی چلی آ رہی ہے، مصر، چین، ہندوستان، ایران، یونان قدیم اور جرمنی، فرانس، برطانیہ، اٹلی، روس، امریکہ کے جدید فلسفے کب اور کس دور میں ایک دوسرے سے دست و گریباں نہیں رہے ہیں! تو ذکر یہاں فلسفہ کا نہیں، سائنس کا ہے جس کے علمی اور تجربی ہونے کا سکہ دلوں پر بیٹھا ہوا ہے، اور جس کے فیصلوں کے قطعی و محقق ہونے پر دنیا حلف اٹھانے کو تیار رہتی ہے، خود اس کا جہل کب منکشف ہوتا نہیں رہتا، سائنس کی "ترقیوں" کے معنی ہی بجز اس کے اقرار جہل و نارسائی کے اور کیا ہیں؟ اور کیا یہ ترقیاں ـــــ نومبر ۱۹۵۰ء میں آ کر بس ختم ہو گئی ہیں؟ کون کہہ سکتا ہے کہ سنہ ۶۰ء تک اس دیوار میں کتنے رخنے نہ پڑ چکیں گے؟ اور ۱۹۷۰ء میں تو خدا معلوم کتنے سائنسی قطعیات کو اوہام و خرافات کے درجہ میں نہ رکھ دیا جائے گا۔ یہ غریب "علوم" و "فنون" کبھی بھی اس قابل ہیں کہ ان کے معیار پر حق و باطل کو پرکھا جائے، حشر و نشر، جنت و دوزخ، حور و ملائکہ، صراط و میزان کا ماننا دوربینوں اور خوردبینوں کی شہادت پر موقوف رکھا جائے اور عرش الٰہی کے وجود میں شبہ اس بنا پر کیا جائے کہ

جغرافیہ میں عرش کا نقشہ نہیں ملا!

ہمارے نبیؐ نے فرمایا

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑتے ہوئے فرمایا: "تم دنیا میں رہو، گویا تم مسافر ہو یا رہ گزر"۔ ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں نہ رہو اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ صحت کے زمانے بیماری کے وقت کے لئے (نیکیوں کا توشہ) لے لو اور زندگی میں موت کے لیے (عمل کا سرمایہ) فراہم کر لو۔

کرنیں

محمد منیر ـــــ

○ میں نے تیس ابدال کی صحبت اٹھائی۔ سب نے یہی کہا کہ خلق کی صحبت سے بچو اور کم کھاؤ اور کم بولو۔

○ حقیقی صبر اس کو کہتے ہیں کہ مصیبت آنے کو ایسا سمجھے جیسا اس کے جانے کو سمجھتا ہے۔

○ امراء میں سب سے بڑے وہ ہیں جو عالموں سے دور ہوں اور عالموں میں سے بڑے وہ ہیں جو امراء کے قریب ہوں

نذیر احمد ـــــ

○ اگر تم اپنے دوست کی امداد یا اس کے غم کی برداشت یا دعا کرنا نہیں چاہتے تو دوست سے اس کی حالت ہرگز دریافت نہ کرو، کیونکہ یہ منافقت ہے۔

○ برتنوں کے ٹوٹنے پر خفا ہو کیونکہ ان کے لئے بھی تمہاری طرح وقت مقرر ہے۔

○ جس دل میں غم نہ ہو وہ بگڑ جائے گا۔ جیسا کہ گھر، اگر اس میں رہائش نہ ہو تو بگڑ جاتا ہے۔

○ پہلے آپ بچوں کو بولنا سکھاتے ہیں پھر انہیں خاموش رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔

محمد اسلم ـــــ

○ استقلال کو برے معنی میں ضد کہتے ہیں

○ امن دو جنگوں کے درمیانی وقفے میں ایک دوسرے کو فریب دینے کا نام ہے۔

○ موسیقی انسان کی عالمگیر زبان ہے۔

○ میرے خیال میں موت تکلیف دہ ہے۔ لیکن اتنی نہیں کہ جتنی تکلیف دہ زندگی ہے

○ زندگی ایک غیر ملکی زبان ہے جس کا تلفظ ہر کوئی غلط ادا کرتا ہے۔

○ وکیل ایک ایسا تعلیم یافتہ انسان ہے جو آپ کی جائیداد آپ کے دشمنوں سے بچا کر خود رکھ لیتا ہے۔

○ جھوٹ بولنا سچی بات کہنے سے زیادہ مشکل ہے۔ سچ کہے تو یہ یاد رکھنے کی ضرورت نہیں کہ آپ نے کیا کہا تھا۔

نبیل ـــــ

○ مردانگی یہ ہے کہ اپنے کو حقیر جانو اور دوسروں کو معزز سمجھو

○ عقل یہ ہے کہ بلاکت کی جگہوں سے دور رہو۔

○ اگر دولت کھو جائے تو کچھ نہیں کھویا جاتا۔ حوصلہ کھو جائے تو سب کچھ کھو جاتا ہے۔ عزت کھو جائے تو تقریباً سبھی کچھ کھو جاتا ہے۔ لیکن روح کھو جائے تو سبھی کچھ کھو جاتا ہے سوچئے کہیں آپ نے اپنی روح تو نہیں کھو دی۔

خالد رضوان ـــــ

○ اطمینان قدرتی دولت ہے بے اطمینانی جہل ہے۔

○ اختیار سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔ علاج تو محض ایک بہانہ ہے۔

○ دشمن کو معاف کر دینا انتقام لینے کا سب سے بہتر طریقہ ہے

○ ظلم اور خوف دونوں بزدلی کی علامتیں ہیں۔

شہرنامے

لاہور
جب وکلاء نے ۱۲ نومبر کو تاریخ کا یادگار دن بنا دیا

وکلاء کی قومی رابطہ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق لاہور کے وکلاء نے ۱۲ نومبر کو لاہور ہائی کورٹ کے احاطہ میں احتجاجی جلسہ کرنے کے بعد جلوس کی صورت میں اسمبلی ہال تک مارچ کرنا تھا جب کہ ایم آر ڈی کے فیصلے کے مطابق ہفتہ "یکجہتی پاکستان" کے آخری روز ریگل چوک لاہور میں واقع مسجد شہداء میں جمہوریت کی بحالی کی تحریک کے دوران سندھ اور بلوچستان میں شہید ہونے والے افراد کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جانی تھی۔

لاہور میں ۱۲ نومبر کی صبح کا سورج طلوع ہونے کے ساتھ ہی پوری طرح لیس ہو کر ہزاروں پولیس اہلکار اسمبلی ہال سے لیکر پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس کے ایک میل کے فاصلہ پر متعین کر دیئے گئے تھے۔ ساڑھے دس بجے کے قریب انتظامیہ نے مختلف سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے شاہراہ قائداعظم اور اس کے ارد گرد ایک میل کے علاقہ کو شہر کے باقی حصوں سے کاٹ دیا اور ٹریفک معطل ہو کر رہ گئی۔ یہ صورت حال بعد دوپہر اڑھائی بجے تک جاری رہی۔ شاہراہ قائداعظم کرفیو کا سماں پیش کر رہی تھی۔ پولیس کے اہلکار اپنے ٹرکوں کے علاوہ لاہور میونسپل کارپوریشن کے ٹرکوں میں بھی گشت کر رہے تھے۔ مختلف مقامات پر خواتین اہلکار بھی موجود تھیں اور پیدل آنے جانے والوں کو بھی پولیس اہلکار تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد منتشر کر رہے تھے۔ صبح سویرے ہی لاہور ہائی کورٹ کی عمارت کو

سینکڑوں پولیس اہلکاروں نے گھیرے میں لے لیا اور تمام چھوٹے بڑے گیٹوں کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ وکلاء کو ہائی کورٹ کے احاطہ میں داخل ہونے کے سلسلہ میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وکلاء کے کلرکوں اور موکلان کو کسی حالت میں بھی ہائی کورٹ کے احاطہ میں داخل نہ ہونے دیا گیا۔ پونے گیارہ بجے کے قریب ہائی کورٹ کے تمام گیٹوں کو مقفل کر دیا گیا۔ ان تمام ناکہ بندیوں کے باوجود تقریباً اڑھائی سو کے قریب وکلاء ہائی کورٹ کے احاطہ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ پونے گیارہ بجے کے قریب لاہور ہائی کورٹ کے کیانی ہال میں وکلاء کی قومی رابطہ کمیٹی کے قائم مقام چیئرمین ڈاکٹر پرویز حسن، لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے قائم مقام صدر سردار خالد محمود اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن لاہور کے قائم مقام صدر سید اختصار احمد کی صدارت میں جمہوریت کی بحالی، ۱۹۷۳ء کے آئین کی بازیابی، ملک بھر میں نظر بند و گرفتار تمام وکلاء اور سیاسی کارکنوں کی

مارچ کرنے کے لئے ہائی کورٹ کے جی پی او گیٹ کی طرف پہنچے تو گیٹ پر سینکڑوں پولیس اہلکار متعین تھے اور گیٹ پر تالے لگا دیئے گئے تھے۔ ڈاکٹر پرویز حسن بشیر اے مجاہد، سردار خالد محمود، سید اختصار احمد اور آصف اختر ملہی ایڈووکیٹ نے موقع پر موجود پولیس اور انتظامیہ کے حکام کو کئی بار کہا کہ وہ پرامن جلوس نکالنا چاہتے ہیں لیکن انہیں باہر نہیں نکلنے دیا گیا جس کے بعد وکلاء اپنے مطالبات کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے ہائی کورٹ کے نجر گیٹ کی طرف گئے لیکن وہاں پر بھی تالے لگے تھے اور گیٹ کی ناکہ بندی تھی جس کے بعد وکلاء ۲ بجے تک ہائی کورٹ کے احاطہ کے اندر اپنے مطالبات کے حق میں نعرے لگاتے رہے اور تقاریر کرتے رہے۔ وقفہ وقفہ سے ہائی کورٹ کے احاطے کے اندر جلوس نکالتے رہے۔

اس دوران مزنگ پولیس نے وکلاء کی حالیہ تحریک کے دوران سرگرمی کا مظاہرہ کرنے والے وکلاء میں بعض سرکردہ وکلاء سردار خالد محمود، سید اختصار احمد، آصف اختر ملہی، عمر محمود قصوری اور

سیالکوٹ
ایم آر ڈی کی تحریک شہر میں کس طرح داخل ہوئی؟

ایم آر ڈی سے پنجاب کے رہنماؤں کی متواتر کاوشوں کے نتیجے میں سیالکوٹ میں بھی گرفتاریاں پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تحریک استقلال کے ڈاکٹر محمد اکرم بیگ نے علامہ اقبال چوک میں گرفتاری پیش کر کے اس سلسلے کا آغاز کیا۔ سیالکوٹ میں ایم آر ڈی کی طرف سے یہ پہلی گرفتاری تھی اسی لئے اس منظر کو دیکھنے کے لئے علامہ اقبال چوک میں ہزاروں افراد جمع تھے۔ شام پانچ بجے جونہی ڈاکٹر محمد اکرم بیگ بحالی جمہوریت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے نمودار ہوئے وہاں کھڑے سینکڑوں تماشائیوں نے تالیاں بجا کر ان کا استقبال کیا اور ان کے نعروں کے جواب میں فلک شگاف نعرے لگائے۔ اس موقعہ پر علامہ اقبال چوک میں چاروں طرف پولیس کی بھاری جمعیت تعینات تھی اور پوری طرح سے مسلح تھی۔ ڈاکٹر محمد اکرم

سے ایم آر ڈی کے کارکن مشتعل ہو گئے اور عین ممکن تھا وہاں زبردست ہنگامہ آرائی شروع ہو جاتی پولیس نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر اکرم کو گرفتار کر لیا اور ارشد بگو کو بھی اپنی حفاظت میں لے لیا۔ اس موقع پر دونوں طرف سے نعرے لگ رہے تھے۔ ارشد بگو مجسٹریٹ صاحبان کی موجودگی اور زنغے میں نعرے لگاتا رہا۔ تاہم بعد ازاں دفعہ ۱۴۴ کے تحت غیر قانونی جلوس نکالنے پر گرفتار کر لیا گیا لیکن چند گھنٹے حراست میں رہنے کے بعد اوپر سے ایک ٹیلی فون کال آنے پر اسے رہا کر دیا گیا۔ ارشد بگو نے موجودہ حکومت کی حمایت میں ایک جلوس نکالنے کا اعلان بھی کیا جو کہ ابھی تک صرف صدائے بازگشت کے طور پر ہی گونج رہا ہے۔

لازم کرنے کھانے کے بعد کھلکھلا کر ہنسنے لگا

بقیہ: عبرت کدہ

حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے۔ باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔

عبرت کدہ

فقیر اور سانپوں کے بادشاہ

ہزاروں زہریلے سانپوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا

کے قتلے کڑاہی میں تلے جا رہے تھے

ایک سچی کہانی



دہلی میں ایک منشی صاحب رہتے تھے خدا بخشے بہت ہی با اخلاق اور ملنسار تھے ان کی ہتھیلی پر ایک روپیہ کے برابر سفید داغ تھا جس سے برص کا دھوکا سا ہوجاتا تھا۔ مگر حقیقت کچھ اور ہی تھی دریافت کرنے پر فرمانے لگے ایک دن ایک فقیر جھولا کندھے پر ڈالے میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ بابا دو چار دن ہمیں اپنے پاس رہنے کی اجازت دو خدا تیرا بھلا کرے گا۔ چونکہ مہمان نوازی میری سرشت میں داخل تھی میں نے انہیں اپنے ہاں مہمان رکھا اور کوئی دقیقہ ان کی مہمان نوازی میں اٹھا نہ رکھا۔ ایک روز صبح وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنا جھولا کندھے پر ڈال کر دست پناہ سنبھال لیا۔ اور کہا۔ آؤ بچو ذرا سامنے جنگل کی سیر کر آئیں میں ان کے فرمانے کے مطابق ساتھ ہو لیا فقیر صاحب نے دہلی دروازہ کے باہر کوٹلہ یعنی پرانے قلعہ کا رخ کیا شہر کے باہر مجھے یاد نہیں کہ وہ کہاں کہاں ہوتے ہوئے کوئی بارہ بجے ایک چھوٹی سی ٹیکری پر پہنچ گئے بھوک کے مارے میرا برا حال تھا اور ادھر تھک بھی گیا تھا مگر فقیر نے ایک لفظ کہے بغیر ایک بڑے درخت پر چڑھ جانے کے لئے کہا اور خود بھی پیچھے آ کر مجھے ایک تنے سے خاصا کس کر باندھ دیا میری حیرت بڑھتی جا رہی تھی مگر فقیر منہ سے چپ تھا ہاں اترتے وقت اتنا کہا کہ آج تمہیں وہ تماشا دکھاؤں گا کہ عمر بھر بھی نہ دیکھا ہو گا۔ فقیر نے اتر کر اپنا جھولا رکھ دیا تو دست پناہ سے سات کنڈل یکے بعد دیگرے جھولے کے گرد کھینچے، سانپوں کا فقیر کچھ نہیں تو چالیس پچاس گز ہو گا اس کے بعد وہ خود بھی آخری کنڈل میں آ کر بیٹھ گیا جھولے میں سے ایک تیز چھری اور ایک کڑاہی اور چند لکڑیاں اور ایک بانسری نکالی جنگل سے لکڑیاں تو وہ پہلے ہی دن لایا تھا دو اینٹوں کا چولہا بنایا اور کڑاہی میں ایک بوتل تیل ڈال کر آگ لگا دی۔ میں یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں وہ مادر زاد ننگا ہو گیا۔ اور دوسری بوتل کا تیل اپنے جسم پر ڈال لیا اس کام سے فراغت پا کر اس نے بانسری سنبھالی۔ اب جو بجانا شروع کیا تو شجر حجر سب محو ہو گئے پرندوں نے اپنا چہچہانا بند کر دیا ابھی فقیر کی بانسری کو شروع ہوئے دس منٹ ہوئے ہوں گے کہ مشرق کی طرف ایک سناٹا ہوا اور دیکھا کہ ہزاروں قسم کا چھوٹا بڑا سانپ ایک کے اوپر ایک گرتا ہوا چلا آ رہا تھا تمام جنگل ان کی پھنکاروں سے گونج گیا۔ ادھر خوف کے مارے میری بری حالت تھی جس رسے میں بندھا ہوا تھا وہ ڈھیلی ہو کر نکل چلی تھی خیر میں نے ہمت کر کے اس رسی کو اپنے جسم پر خوب لپیٹ لیا اور ٹہنی سے خوب چمٹ گیا بجائے اس کے کہ وہ سانپ ادھر ادھر جاتے انہوں نے فقیر کے بنائے ہوئے ساتویں کنڈل پر اپنے اپنے پھن رکھ کر بیٹھنا شروع کر دیا اور بانسری سننے لگے ابھی انہیں آئے ہوئے پانچ منٹ بھی نہ گزرے ہوں گے کہ پھر ایک طرف سناٹا ہوا۔ اب ان سے بھی مختلف رنگ اور قد و قامت کے مہیب سانپوں کا لشکر نمودار ہوا جو پہلے سانپوں کو الانگتا پھلانگتا چھٹے کنڈل پر جا کر رکا یہ سانپ بھی کنڈل پر اپنے اپنے پھن رکھ کر بانسری سننے لگے فقیر کی یہ حالت تھی کہ ایک دھن میں بانسری بجائے چلا جا رہا تھا اور ان سانپوں کی آمد کا اس پر کوئی اچھا برا اثر نہیں پڑا اتنے میں پھر کسی کی آمد کے آثار معلوم ہوئے مختصر لاکھوں سانپ رنگ برنگ کے نیلے کالے پیلے زرد کوڑیالے نمودار ہوئے جب مراتب یکے بعد دیگرے کنڈلوں پر منہ رکھ کر بیٹھنا شروع ہو گئے جب تمام کنڈل بھر گئے تو فقیر نے بانسری پر اور زور دیا ادھر ہوا میں غیر معمولی تموج پیدا ہوا دیکھا تو ایک اژدہا تقریباً ۸-۱۰ گز لمبا پھنکاریں مارتا ہوا چلا آتا ہے اردگرد کے درخت اس کی پھنکار سے خشک ہوتے جاتے تھے جب وہ نزدیک آیا تو تمام کنڈلوں کے سانپوں نے اسے جگہ دے دی اور وہ فقیر کے کنڈل کے پاس رک گیا مارے خوف کے میری آنکھیں بند تھیں جب ذرا ہوش درست ہوئے تو دیکھا کہ اژدہے کی پیٹھ پر سے ایک بالشت کا سرخ سانپ جو گویا ان سب کا بادشاہ معلوم ہوتا تھا ایک چوکڑی بھر کر فقیر کے کندھے پر جا بیٹھا اور اس کے جسم کو سونگھنے لگا کبھی سر پر تھا تو کبھی کندھے پر کبھی ہاتھ پر تو کبھی زانو پر غرضیکہ کوئی حصہ ایسا نہ تھا جسے اس نے نہ سونگھا ہو خدا جانے وہ ایسی جگہ کاٹنا چاہتا تھا جہاں تیل کا اثر نہ ہو فقیر کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنی پوری طاقت سے بانسری بجا رہا تھا اور برابر میں تیز چھری رکھی تھی ایک طرف تیل کڑاہی میں ڈال رہا تھا ادھر میں یہ سوچ رہا تھا کہ الٰہی یہ خواب ہے یا بیداری اگر اس نے اس بادشاہ کو مار ڈالا تو ان لاکھوں سانپوں کا کون لقمہ بنے گا چاروں طرف موت کی بھیانک شکل نظر آ رہی تھی کہ ایک دفعہ فقیر نے پھر بانسری کو تیز کیا اور سانپوں کا بادشاہ اس کے سر پر تھا اس وقت فضا میں بانسری کی آواز سے غیر معمولی تغیر پیدا ہوا تمام سانپ نیم بے ہوش پڑے ہوئے تھے شاہ ماراں دم کے بل پورے قد سے کھڑا ہو کر بانسری کی صدا پر جھوم رہا تھا کہ اتفاقاً وہاں سے پھسلا اور زمین پر آ پڑا۔ ادھر بجلی کی مانند فقیر نے بانسری کو دور پھینکا اور پیشتر اس کے کہ سانپ سنبھلے چھری سے اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے اور قتلوں کو کڑاہی میں ڈال دیا۔ میری روح یہ دیکھ کر فنا ہو گئی اور انتظار کرنے لگا کہ سانپوں کا لشکر فقیر کی اور میری بوٹی بوٹی کھا جائے گا مگر نہیں تمام سانپ مع اس اژدہے کے چپ چاپ مختلف سمتوں کو روانہ ہو گئے اب جنگل پھر اسی طرح سنسان تھا جیسا کہ ان کے آنے سے قبل۔

فقیر نے اطمینان کے ساتھ جھولی سے مرچ مصالحہ نکالا اور مچھلی کی طرح سانپ کو تل کر کڑاہی نیچے اتاری پھر زور دار دم لیکر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیوں بچہ بھوک لگ رہی ہو گی چلو مل کر کچھ ناشتہ کریں۔ میں درخت سے اتر آیا مگر میں نے باوجود فقیر کے اصرار کے اس سانپ کے قتلوں کو ہاتھ نہیں لگایا فقیر نے دو ایک دفعہ جھولے میں سے سوکھی روٹی کے ٹکڑے نکال کر سانپ کے قتلوں کے ساتھ کھانے شروع کئے کھانے کے دوران میں تعریف کرتا جاتا تھا بہت ہی لذیذ بچے ہیں حتیٰ کہ پوری کڑاہی چٹ کر گیا جب برائے نام سانپ کڑاہی میں رہ گیا تو کہنے لگا بچہ خالی تماشا ہی دیکھا ہم نے چاہا تھا کہ تمہیں کچھ بنا دیں اچھا دو انگلیاں مصالحے کی چاٹ لے غرض فقیر نے تمام چیزیں جھولی میں رکھیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر واپس چلنے کے لئے کہا قریب قریب شام ہو چکی تھی ہر طرف چھوٹے چھوٹے پرندے اپنے اپنے گھونسلوں کی تلاش میں ادھر ادھر پھر رہے تھے ہم بھی خراماں خراماں چلے جا رہے تھے کہ میں نے اپنے جسم پر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پاؤں تک تمام بدن چاندی کا ہو گیا ہے ابھی میرا استعجاب بڑھ ہی رہا تھا کہ میں نے اپنے میں ایک غیر معمولی طاقت محسوس کی اور روح کو کچھ فرحت ہوئی بظاہر یہ معلوم ہو رہا تھا کہ میں اب ذرا سی دیر میں اڑنے لگوں گا یکایک میری نظر جو ایک سمت زمین پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ سطح زمین سے کوئی ۔۔ گز نیچے مختلف قسم کی دھاتیں پانی کی صورت میں بہہ رہی ہیں اور مجھے وہ تل میں پانی کی مانند صاف نظر آ رہی ہیں اور مٹھی ایسے واقعات چند در چند پیش آنے سے کچھ لمحوں کے لئے میں الجھ گیا اور پیشتر اس کے کہ میں فقیر کا ساتھ چھوڑ دے سکا یہ دیکھ کر فقیر ذرا ٹھٹکا اور پوچھنے لگا کہ بچہ خیر تو ہے مجھے کیا علم تھا کہ قسمت دھکا دے رہی ہے میں نے کہا مرشد عقل دنگ ہے وہ کچھ دیکھ رہا ہوں کہ اگر دنیا میں کسی سے ذکر کروں تو کوئی یقین نہ کرے گا۔

فقیر کا اتنا میری زبان سے سننا تھا کہ کہا اے کم بخت کم ظرف نکلا ذرا سی بات کو بھی نہ ضبط کر سکا سامنے سے ایک بوٹی توڑی اس کو ہتھیلی پر مل کر کھانے کو کہا میں جواب ہی کیا دیتا حکم کی تعمیل کی تھی کہ نیچے گرا اور زمین پر تھا آنکھ کھلی تو نہ وہ فقیر تھا اور نہ وہ جنگل دہلی دروازہ کے سامنے ہی میں پڑا تھا جسم میرا اصلی حالت میں تھا نہ وہ پرواز کی قوت باقی رہی تھی اور نہ وہ دھاتوں کے پیت آ رہے تھے اور نہ جسم پر چاندی کے ملمع کا دھوکہ ہوتا تھا۔ ہاں ہتھیلی کا نشان جو تم دیکھ رہے ہو باقی ہے خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔

کدال کی ایک ضرب جس نے سادہ دل لڑکے کی دنیا بدل دی!

دوسری سچی کہانی

ہالی وڈ کے بڑے فلمی اداکاروں میں ایک ایسا تھا جس کی بڑی اور بے ہنگم سرخ ناک اس کے چہرے پر بے حد مضحک معلوم ہوتی تھی اس کے نتھنے بڑے بڑے تھے اور سر پر ایک بھی بال نہ تھا اس بھاری بھرکم شخص کا نام کلاڈ ولیم ڈوکن فیلڈز تھا ایک کامیاب اور عظیم ایکٹر بننے سے پہلے وہ فلم ڈائریکٹروں کے پیچھے مارا مارا پھرتا وہ کئی کئی گھنٹے ڈائریکٹروں کے انتظار میں بیٹھا رہتا وہ گذشتہ بیس برس سے فلموں میں کام کر رہا تھا۔ لیکن اس سارے عرصہ میں اس کی حالت اس قدر پتلی رہی کہ وہ فقط اس بات پر کسی فلم کی کہانی لکھنے اس میں کام کرنے اور اسے ڈائریکٹ کرنے کے لئے تیار تھا کہ اسے کسی قسم کے معاوضے کے بجائے فقط ایک فلم بنانے کا موقع دیا جائے وہ اپنی خواہش لئے فلم سازوں کے دروازے کھٹکھٹاتا رہا لیکن ہر جگہ اسے نفی میں جواب ملا۔

لیکن جب وہ ڈیوڈ کاپر فیلڈ نامی فلم مکمل ہوئی تو اسے دس دن کے کام کا معاوضہ دس ہزار پونڈ ملا یعنی ایک دن کے ایک ہزار پونڈ یعنی ایک منٹ کا معاوضہ دو پونڈ۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ اسے ہالی وڈ میں اس کے سوا اور کوئی اداکار یہ کردار انجام نہ دے سکتا تھا۔

اپنے نام کو پردہ سیمیں پر دیکھنا دنیا کے اس عظیم شعبدہ باز کے لئے کوئی بات نئی نہ تھی۔ لیکن دوسری طرف گندے اور تنگ و تاریک کمرے میں زندگی گزارنا بھی اس کے لئے کوئی بات نہ تھی اس کی زندگی میں ایک ایسا وقت بھی آیا تھا کہ وہ پورے چار برس تک بستر پر نہ سویا وہ عوامی پارکوں میں بنچوں پر اکثر اوقات زمین میں بڑے بڑے سوراخوں میں سوتا اور سردی سے بچنے کے لئے پتوں کا ڈھیر اپنے اوپر بچھا لیتا دھوبی کی دھلی ہوئی چادروں پر سونا اس کی زندگی کا سب سے بڑا تعیش تھا اور یہ تعیش وہ ایک دن حاصل کر کے رہا۔

جہاں تک شعبدہ بازی کا تعلق ہے دنیا میں ڈبلیو سی فیلڈز کے مقابلے کا کوئی شعبدہ باز نہیں وہ چودہ برس کی عمر تک اس فن کی مشق کرنے لگا تھا وہ تقریباً ہر روز مشق کرتا اور بعض اوقات دن میں سولہ سولہ گھنٹے حتیٰ کہ بیماری کے عالم میں جب اس میں کھڑا ہونے کی سکت نہ ہوتی وہ پھر بھی مشق کرتا رہتا۔

شعبدہ بازی کے متعلق اس کا نظریہ تھا کہ ایک شعبدہ باز کو ہر اس چیز کا شعبدہ دکھانا چاہیے جسے وہ اٹھا سکتا ہو، وہ انڈوں، تھالیوں، جوتوں، سگریٹوں، آئینوں اور دوسری اسی قسم کی اشیاء سے حیرت ناک کھیل دکھاتا تھا۔

اس نے دنیا کے تقریباً ہر ملک میں اپنے شعبدے دکھائے جنگ بوائر کے دوران میں وہ جنوبی افریقہ گیا اور وہاں کے عوام کو اپنے کھیلوں سے حیران کرتا رہا ہندوستان مصر فرانس آسٹریلیا برطانیہ اور جرمنی کے عوام بھی اس کے شعبدہ بازی کے کمال دیکھ چکے ہیں۔

بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ فیلڈز انگلینڈ کا رہنے والا تھا لیکن یہ غلط ہے وہ نئی دنیا میں پیدا ہوا، مگر اس نے اپنا زیادہ وقت فلاڈلفیا میں گزارا۔

ڈبلیو سی فیلڈز نے اس وقت سے دنیا کے گرد چکر کاٹنا شروع کیا تھا جب وہ گیارہ برس کا تھا اپنے والد سے ایک غلط فہمی کی بناء پر وہ گھر سے بھاگ گیا یہ واقعہ سناتے وقت اس کی آنکھوں میں ایک چمک آ جایا کرتی تھی ان کے مکان کے صحن میں ایک کدال پڑی تھی بس اس کدال پر باپ بیٹے میں جھگڑا ہو گیا اچانک ایک دن اس کے والد کا پاؤں کدال پر پڑ گیا اور وہ اس طرح اچھلا کہ اس کا ٹخنہ زخمی ہو گیا اس بات پر اسے غصہ آ گیا۔

باپ نے غصے میں آ کر وہی کدال پکڑ کر اس کا دستہ بیٹے کے شانے پر دے مارا۔ اس چوٹ نے ننھے ڈوکن فیلڈ کی زندگی کا نقشہ بدل دیا اسے عمر بھر اس کا احساس رہا کہ اس کی ہتک کی گئی ہے وہ چپکے سے اندر گیا اور ایک بڑا صندوق پکڑ کر دروازے کے قریب کرسی پر کھڑا ہو گیا جب اس کا باپ کمرے میں داخل ہوا تو اس نے صندوق اس کے سر پر دے مارا۔ اس کے بعد وہ گھر سے یوں بھاگا کہ پھر واپس نہ آیا دوسری دفعہ جب باپ اور بیٹے میں ملاقات ہوئی تو ننھا کلاڈ ڈوکن فیلڈ، ڈبلیو سی فیلڈز بن چکا تھا دنیا کا عظیم شعبدہ باز۔

گھر چھوڑنے سے سولہ برس کی عمر تک وہ ایک آوارہ کتے کی طرح بے گھر پھرتا رہا اسے سونے کے لئے جہاں کہیں کوئی کونہ کھدرا مل جاتا سو جاتا اور کھانے کے لئے جو ملتا کھا لیتا اس نے صبح کے وقت امیر گھروں کے سامنے سے دودھ کی اس قدر بوتلیں اٹھائیں کہ بعد میں نگران کتوں کو دیکھ کر اسے کپکپی چھڑ جاتی اس سے باتیں کرتے وقت لوگوں کو محسوس ہوتا جیسے ڈکنز کے ناولوں میں سے کوئی کردار زندہ ہو گیا ہے۔

ایک زمانے میں اس نے سمندر میں ڈوبنا اپنا پیشہ بنا لیا تھا۔ وہ پانی میں اتر جاتا اور پھر ڈوب گیا، ڈوب گیا، کا شور مچا کر لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لیتا اسے بچانے کا منظر دیکھنے کے لئے لوگوں کا ہجوم جمع ہو جاتا اتنے میں چھابڑی والے اشیائے خوردنی لے کر وہاں پہنچ جاتے اور لوگ وقت گزارنے کے لئے ان سے چیزیں خرید لیتے بعد میں وہ چھابڑی والوں سے اپنی کمیشن لے لیتا بعض اوقات وہ دن میں پانچ یا چار مرتبہ ڈوبتا۔

چالبازوں نے اسے اتنی دفعہ پکڑ کر قید کیا تھا کہ اسے اعداد و شمار بھی یاد نہ رہے تھے۔ ایک زمانے میں وہ برف کے ایک کارخانے میں کام کرتا تھا مگر وہاں بھی وہ برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے شعبدہ بازی کی مشق کرتا رہتا دو برس کی مشق کے بعد اسے پتہ چلا کہ ایک تھیٹر میں ایک شعبدہ باز کی ضرورت ہے وہ ایک پونڈ فی ہفتہ پر وہاں ملازم ہو گیا لیکن تھیٹر کا منیجر اس میں بھی چھ شلنگ اپنا کمیشن رکھ لیتا۔ لہٰذا پیٹ بھرنے کے لئے وہ گھٹیا کھانا کھاتا اور تھیٹر کے [illegible]

(باقی صفحہ ۴۷ پر)

مخمصہ

قاری عبدالعزیز اظہر

پڑی ہے "مخمصے" میں قوم اپنی کتنے سالوں سے
نہ پایا آج تک لیکن مقام آبرومندی
وطن کے "پاسبانوں" کا ہے دعویٰ باغباں وہ ہیں
مگر اب تک نہ کی ان باغبانوں نے چمن بندی

ضرورت میں انسان جو وعدہ کرتا ہے وہ بہت کم پورا کرتا ہے

ملتان

میاں ساجد پرویز کے چھوٹے بھائی کا قصور کیا ہے۔؟

ملتان کے سابق رکن قومی اسمبلی میاں ساجد پرویز کو لندن سے واپسی پر گرفتار کیا گیا۔ وہ ایک سیاسی آدمی ہیں اس لئے ان کی گرفتاری کسی کے لئے بھی وجہ شکایت نہیں بن سکتی تاہم ان کے چھوٹے بھائی اور طالب علم میاں طارق بھی ان کے ہمراہ تھے۔ میاں طارق اپنے بڑے بھائی میاں ریاض حسین کی علالت پر امریکہ گئے تھے اور واپسی پر اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ تھے وہ نہ تو سیاسی شخصیت ہیں ان کے عزیز و اقربا حکومت کو بھی بتا کر دینے کو تیار ہیں کہ اس طالب علم لڑکے کے کوئی سیاسی



عزائم نہیں۔ موجودہ حکومت ویسے بھی سیاست میں شرافت متانت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ یہاں غلام مصطفےٰ کھر کے بھائی ملک غلام عباس کھر بجا طور پر جب اپنے آپ کو غیر سیاسی کہتے ہیں تو بلدیاتی انتخابات میں کامیاب ہو کر ضلع کونسل مظفر گڑھ کے چیئرمین بنا جاتے ہیں۔ مگر حکومت انہیں ان کے بڑے بھائی ملک غلام مصطفےٰ کھر کے بھائی ہونے کی سزا نہیں دیتی اور یہ ایک کریڈٹ کی بات ہے تو اس نوجوان طالب علم میاں طارق کے ساتھ بھی اس قسم کا برتاؤ کیوں نہیں کیا جاتا؟ میاں طارق کا تعلق نہ کسی جماعت سے ہے نہ ہی وہ اس کا دعویٰ کرتا ہے حکومت کو چاہئے کہ اس سلسلے میں کوئی مناسب فیصلہ کرنا چاہئے۔

سمگلنگ کے الزام میں ڈی ایس پی کی برطرفی

لاہور:۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے ہوائی اڈہ پر تعینات ایک ڈی ایس پی مشر اقبال کو فوری طور پر ملازمت سے برطرف کر کے ان کے خلاف تحقیقات مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہیں۔ تقریباً ۲ ہفتے قبل لاہور ایئرپورٹ پر لاکھوں روپے کی جو ہیروئن پکڑی گئی تھی برطرف شدہ ڈی ایس پی اس میں ملوث ہیں۔

تعلق

ایک بوڑھی عورت چڑیا گھر کی سیر کر رہی تھی جب وہ کنگرو کے پنجرے کے پاس پہنچی تو گائیڈ نے کہا اس جانور کا تعلق آسٹریلیا سے ہے بوڑھی عورت نے فوراً بات کاٹ کر کہا میری بہن نے جس سے شادی کی تھی اس کا تعلق بھی آسٹریلیا سے تھا ہے۔

لنچ

ایک نیا شادی شدہ جوڑا لنچ کھانے کے لئے ہوٹل آیا۔ نوجوان شوہر نے کہا، ڈارلنگ اب ہم دونوں ایک بن گئے ہیں۔ بیوی بولی یہ تو ٹھیک ہے کہ اب ہم دونوں ایک بن گئے ہیں لیکن لنچ کا آرڈر دیتے وقت اس بات کا خیال رکھو کہ کھانے والے "دو" ہیں!

(گائیڈ)

WORLD OF ISLAM

Right path for a Muslim

M. ATIQUL HAQUE

"The Day when you shall turn your backs and flee no defender shall you have from Allah. And anyone whom Allah leaves to stray there is none to guide" (Al-Quran 40:33).

The ultimate fate of a man depends entirely on Allah. But Allah is not unjust or unkind. If a man does right and genuinely believes in the justness of Allah, he cannot be strayed. Allah will definitely guide him to the right path. But if he believes half-heartedly and acts half-heartedly, he is sure to get strayed and Allah is not going to guide him. "Is not Allah the wisest of all Judges?" (Al-Quran 95:8).

Now who will go astray and who will go aright, in the ultimate analysis, is known to Allah and to nobody else in this world. And that is what is stated here in the above sentence of the Quran that 'anyone whom Allah leaves to stray there is none to guide." Guidance and stray, or for that matter everything of this universe, belongs to Allah and we are merely an agent to carry out His orders and directions according to His wishes.

Now these discussions are very subtle discussions which we must deliberate very carefully and which we must not confuse with our beliefs in fate and destiny and become guilty of 'shirk'. We are an agent or a vicegerent of Allah on this earth. We have to carry out Allah's orders and directions in letter and spirit. We cannot say we will carry out some orders and we will not carry out some others. In that case we will be charged with sedition. Again, we have to execute all orders of our Lord in accordance with His wishes. We cannot say that we will apply our own discretion there and we will perform as we like to perform. In that case we will be again charged with disobedience and sedition.

This is what is to be understood very carefully and very minutely. And in no case can we say that it is the Lord who has compelled us to stray. He does not compel any of His servants to go astray. He has given them wisdom, intelligence, guidance, understanding in short all the faculties by applying which they can either choose to follow the right track or to intrude on the wrong direction. If they intrude on the undesirable course, they are guilty of aggression or sedition. And if they follow the right direction they are cheered with the blessing from their Lord.

The crisis arise when we become audacious and start behaving like a dictator as if we can do everything and we can undo everything. In other words we become proud and we forget our actual position that we are an agent of our Lord on this earth.

Everything is not in our hands. The only thing that is in our hands is our willingness to try our luck. We can only try to do something, to achieve something to make sincere efforts to reach our goal; but for the result we have to depend on our Lord. He may give us quick result. He may give us delayed result. He may refuse to give us any result or He may punish us for the mistakes we have made in our efforts. All these are His discretion and we have no hand in there.

All that we can do is to appeal to Him to plead with Him to call Him again and again and again and to ask to His mercy to take care of us and not to punish us for our mistakes. And it is His characteristic that He likes a repentent sinner than one who has no occasion to sin.

"Your Lord is quick in punishment yet He is indeed forgiving and Most Merciful" (Al-Quran 6:165).

That untruth seems to be more rewarding is known to all people but to a Muslim the opposite is known. He knows for certain that untruth may be rewarding but for a very short period. He knows that soon this all 'rewarding' and all glittering show will vanish and he will be left with only the chaff. And that is why he does not care for this untruth even if it promises him the whole world. He is satisfied with his 'small' and 'little' world which comes through following the right and the true path.

The true path is always fraught with risks but it is very straight and rewarding. Once a Muslim is firm in his conviction that his Lord is there to help him out, he can find his way easy and smooth. But this conviction and determination is very important.

> I depict men as they ought to be but Euripides portrays them as they are.—Sophocles

Qadianis worse than 'Kafirs'–Zia

FROM OUR STAFF CORRESPONDENT

KARACHI: The President, Gen. Mohammad Zia-ul-Haq, said here that he considered Qadianis worse than even the non-believers (Kafirs).

At the launching ceremony here of 'Hadi-i-Alam', a unique work on Seerat-un-Nabi written by Maulana Mohammad Wali Razi, son of late Maulana Mohammad Shafi, somebody from the audience stood up and asked the President to declare from the platform that those who claimed Prophethood after Prophet Mohammad (peace be upon him) are 'Kafirs'.

At this stage, the President interrupted his speech and announced that he was the son of a person, who had fought the menace of Qadianis throughout his life time. The President said that his father considered Qadianis as 'Kafirs' and he also believed in his father's thinking religiously.

He told his audience that it was a political jingle and is being given publicity by politicians to meet certain political aims.

The President pointed out that there were people present in the hall, who had personally known his father and could vouche for his faith and belief.

He said that since 'Hadi-i-Alam' has been included in the competition on Seerat sponsored by the Ministry of Religious Affairs, 'I would not comment on it because my comment might affect the opinion of the Judges'. The competition carries award of Rs. 1,00,000 for the best written biography of the Holy Prophet (peace be upon him).

He made an earnest appeal to the countrymen to observe the forthcoming 12 Rabi-ul-Awwal (birth anniversary of the Holy Prophet) in accordance with the preachings of the Holy Prophet (peace be upon him).

He said that besides holding meetings and taking out processions on that Holy Day, the people should also offer 'Namaz' and practice other norms of the Islam.

He further appealed to the Muslims not to indulge in criticising others' belief and maintain unity among their ranks as a Muslim nation.

Italian envoy

RAWALPINDI: The out-going Ambassador of Italy, Mr. Paolo Torella Did Romagano, made a farewell call on President Zia-ul-Haq, here.—APP.

Afghanistan: C'wealth backs Pak efforts

NEW DELHI: The Commonwealth Heads of Government meeting concluding here noted with approval the discussions on Afghanistan through the intermediary of the United Nations Secretary-General and urged their continuation.

A communique issued after a week-long meeting reaffirmed the right of the Afghan refugees to return to their homes in safety and honour.

The communique expressed grave concern over the situation in and around Afghanistan and its implications for peace and stability in the region and international security. It called for an urgent search for a negotiated political settlement on the basis of withdrawal of foreign troops and full respect for the independence, sovereignty and non-aligned status of Afghanistan and strict observance of the principles of non-intervention and non-interference which would leave the Afghan people free to determine their own future.—APP.

> Nothing puzzles me more than time and space; and yet nothing troubles me less as I never think about them.—Charles Lamb

> In all matters one must consider the end.—Jean de la Fountaine
>
> Slow and steady wins the race.—Robert Lloyd.

Publisher & Editor
SOHAIL AKHTAR
TEL (416) 283-7255
پیغامبر
The Messenger
FORTNIGHTLY INDO-PAK NEWSPAPER
100 CARONIA SQUARE, SCARBOROUGH,
ONTARIO, CANADA M1B 2Z8

**You are the best community evolved for mankind.
You enjoin right, forbid wrongdoing, and believe in Allah.**

(Al 'Imran: 3,110)

DECEMBER 21, 1983

No room for parties in Islam—Zia: Continuity in policy to be ensured

Polls in Oct., '84 not ruled out

BY OUR SPECIAL CORRESPONDENT

The President, Gen. Mohammad Zia-ul-Haq, has said that there is no possibility of holding general elections in March next. His earlier proposal to complete the election process by March 1985, was most appropriate, he added.

The President was talking to newsmen at the Lahore Airport after his arrival from Rawalpindi for a brief stay.

He thought that the coming March was too early and at the suggestion of a newsman, the President pointed out that October might not be very late.

The President said that elections were not so simple a process as "opening one's eyes and declaring that they should be held tomorrow". He said that a certain atmosphere is required for holding elections and this should be followed by making certain administrative arrangements, for which there was a mandatory period of 72 days. He pointed out that it was already December and the Government had to undertake yet a lot of other work before this mandatory period started.

He said that it was for this very reason that he was holding talks with political leaders and he thought that there was no dispute about the timing of the elections.

The President said that there was much speculation as to his insistence on holding the elections on non-party basis. He said that some people could guess that he was doing so because it would be easier for him to become an elected President under that system. He said that even if he was not interested in becoming an elected President, there was no reason on earth for him to say so.

He said that it was not necessary that he should impose his point of view on others but he thought that under an Islamic system, a prospective candidate must have a lot of capabilities and qualifications. He said under the circumstances if someone announced that he was available for the service of the people, then doubts would naturally crop up about his real intentions.

The President said that if he announced today that he was not interested and was stepping down it would unsettle the conditions. He pointed out: "We are a floating ship and we are not running away". He said that the Government would make sure that the stability and continuity was maintained in any eventuality.

The President said that the elections were only a means, but they must be held. He thought it was a 'bitter pill' which had to be taken some time or the other, and sooner the better. But in the process it must also be ensured that the situation was not destabilised.

President Zia-ul-Haq said that from his statement no one should infer that he was stepping down. He said that he had assumed the responsibility and he would make sure that this responsibility was transferred to the rightful hands at the appropriate time.

He said that he would make sure

Continued on page 13

Zia in touch with politicians

ISLAMABAD: The President, General Mohammad Zia-ul-Haq, said here he was in constant touch with politicians of the country.

He was talking to newsmen after addressing the concluding session of the Seventh Haj Conference.

The President replying to a question said his meetings with politicians were continuing and such discussions had not broken off, but these had not been reported in the Press. He said that exchange of views with the defunct political parties will be completed soon and thereafter, he will announce his views. APP.

'Akhri Chahar Shamba' observed with reverence

BY A STAFF REPORTER

"Akhri Chahar Shamba", marking the recovery from illness of the Holy Prophet (peace be upon him) was celebrated with religious fervour and reverence throughout the country.

The day began with morning walk by thousands of people on grassy plots after the morning prayers as was done by the Holy Prophet (peace be upon him) on Akhri Chahar Shamba. Several business houses and markets including Azam Cloth Market, Shah Alam Markets and Electronics Markets of Hall Road and Link McLeod Road, remained closed. Schools, colleges and Government offices, however, functioned normally.

Newspapers published articles, highlighting the significance of the auspicious occasion. Radio and TV presented special programmes.

A procession was taken from Masjid Wazir Khan. After marching on various roads, the procession terminated at Data Darbar. The participants of the procession recited Na'at and Darood-o-Salam.

Cordovez due in April

UNITED NATIONS: Special United Nations envoy Diego Cordovez will visit Islamabad, Kabul and Teheran in April to continue the U.N. diplomatic process aimed at settling the Afghanistan question, a U.N. spokesman said.—APP



President Zia-ul-Haq speaking at the concluding session of the Seventh Haj Conference at Islamabad.

Plan to finance poor Hajis

60,000 to perform Haj this year

ISLAMABAD: President Mohammad Zia-ul-Haq said the Government was trying to make arrangements for sending 60,000 persons for Haj this year.

In his speech on the conclusion of two-day Annual Haj Conference here, he said the Government wanted to send every desirous person to Haj, but the resources of the country did not allow that, and also there were practical difficulties like the arrangements the Saudi Government had to make for providing facilities to the Hajis from all over the world.

He said in spite of all that the Government had been increasing the number of Hajis from Pakistan every year and this year also, the Government would try to send as many persons as the resources and the arrangements permitted.

He also said that the Pakistan's Embassy in Saudi Arabia had made befitting arrangements for the stay of Pakistani Hajis in Madina and the effort was to see that every Pakistani got accommodation during his stay there.

He said the Government would return the money to the Hajis who could not be accommoded for their stay in Madina. Encouraged by those results, he said, such arrangements would also be made in Makkah for the Pakistani Hajis, but for doing that, accommodation had to be booked for advance to avoid enhanced rents and lack of residential houses.

The President said that the special Haj passport were a good scheme which had even been acknowledged by the Saudi Government. He said the Government would try to make the cash carrying system easy for the Hajis and $1,200 would be in the shape of travellers cheques and other small denominations.

The President said that the Government was also considering to create an institution under the Ministry of Haj for providing money to persons who could not muster enough lump sum to perform Haj. He said it could be done emulating the example of Malaysia, where a private organisation was already undertaking such arrangements. He said the Government had already sent some delegations to Malaysia to study the project.

He said that he would not use his authority to send somebody for Haj, unless he had sound reason to do that.

He said request for increase in the customs-free quota for the Hajis would be looked into. He said the system of Hajis' travel from the Northern and Tribal Areas would be improved.—APP.

Ajab Khan's 2 sons, grandson shot dead by Soviets

FROM OUR BUREAU

PESHAWAR: Two sons and a grandson of the famous Pathan hero Ajab Khan have been shot dead in Mazar Sharif in Afghanistan on Charge of anti-Soviet and anti-Karmal activities.

This was disclosed by Mr. Mohammad Jan, one of the sons of Ajab Khan, who is known for kidnapping a British lady Miss Elles in Kohat, 60 years ago, during British period.

Addressing a Press conference at Peshawar Press Club, Mr. Jan who is staying as Afghan refugee in Peshawar alongwith his one brother and other family members said that his two brothers namely Sana Gul and Rodi Gul were martyred while they were resisting Soviet and Karmal forces attack on civilians in Mazar Sharif two years back.

His young nephew namely Shah Wali was also shot dead by a firing squad after killing of Sana Gul and Rodi Gul, he added.

Western media biased

FROM OUR STAFF CORRESPONDENT

KARACHI: Mr. Muazzam Ali, Adviser to the President on National Press, Overseas Pakistan and Islamic Affairs, has said that the Western media, controlled by the capitalist Jews, is prejudiced against the Muslim world and presenting a distortive version of the Islamic Ummah.

Speaking as the chief guest at a reception organised by the Motamar-i-Alam-i-Islami, here, Mr. Muazzam Ali dealt at length to analyse the manner in which the image of the Muslim Ummah is being consistently conveyed by the Western media to its receptive audience of millions of people, including the policy markers.

Citing the examples of dual character of the Western media which claims to be the champion of objectivity while presenting the events of the Muslim world such as Iran's Islamic revolution, Arab-Israel conflict and the Palestine issue, Mr. Muazzam Ali observed that West could not develop a rapport with an assertive Muslim world that is determined to bury the legacy of the colonial period.

Replying to a question, that why people prefer to listen to BBC broadcast instead of Radio Pakistan, he said that it was the result of 200 years of slavery. It will take time to get out of this intellectual slavery, he added.

Mr. Muazzam Ali observed that the first country against whom the U.S. applied the Symington Amendment was Pakistan whereas India was never penalised for its nuclear explosion. Similarly Israel and South Africa have not been obstructed in their nuclear programmes.

Jayawardene on Prophet's message of non-violence

NEW DELHI: President Jayawardene of Sri Lanka has made an impassioned plea to train our people in the gospel of non-violence preached by the Holy Prophet Mohammad (peace be upon him) and all the great religious leaders.

He was addressing the Commonwealth conference here.—PPI.

Afghanistan: C'wealth backs Pak efforts

NEW DELHI: The Commonwealth Heads of Government meeting concluding here noted with approval the discussions on Afghanistan through the intermediary of the United Nations Secretary-General and urged their continuation.

A communique issued after a week-long meeting reaffirmed the right of the Afghan refugees to return to their homes in safety and honour.

The communique expressed grave concern over the situation in and around Afghanistan and its implications for peace and stability in the region and international security. It called for an urgent search for a negotiated political settlement on the basis of withdrawal of foreign troops and full respect for the independence, sovereignty and non-aligned status of Afghanistan and strict observance of the principles of non-intervention and non-interference which would leave the Afghan people free to determine their own future.—APP.